



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زمانہ حال کے مرشد عموماً مریدوں سے مانند جزیہ کے نذرانہ لیتے ہیں۔ اس طرح کا نذرانہ مرشد کو درست ہے یا نہ۔ بعض حالتوں میں مرید کے سقیم ہونے کی حالت میں زبردستی وصول کیا جاتا ہے۔ جو مرید کو مجبوری دینا پڑتا ہے۔ مرید ایسے نذرانے کے دینے سے جرم یا ثواب آخرت کا مستحق ہوتا ہے۔ یا نی۔ لینے والے مرشد کے لئے شرعی کیا حکم ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ سب نبیوں نے اپنی امت کو۔

نَاأَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ أَجْرِ ۱۰۹ سورة الشعراء

”ہم تم سے مزدوری نہیں مانگتے۔“ زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے لے کر زمانہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ تک پیر مریدوں سے وصولی نہیں کرتے تھے۔ حضرت شیخ غنیہ میں فرماتے ہیں۔ مرید کو پیر کے گھر کھانا کھانا جائز ہے۔ پیر کو مرید کے گھر کا کھانا نہ کھانا چاہیے۔ کیونکہ اس کی شان بلند ہے۔ جو مرید پیر سے کسی نقصان کا خوف کر کے نذرانہ دے۔ وہ بجائے ثواب عذاب کا مستوجب ہے۔ ایسے مرشد دوکاندار دنیا دار ہیں۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 354

محدث فتویٰ